سلسلہ اربعیناتِ سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 17

اربعین عاداتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم



ترتیب

مولانا حکیم عظیم علی سیفی

زیرِ نگرانی: علامہ راشد علی مدنی

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ ﷺ کی عاداتِ مبارکہ سے متعلق 42 روایات

اربعین عاداتِ مصطفیٰ ﷺ

ترتیب

مولانا حکیم عظیم علی سیفی

اہم نوٹ: یہ اربعین ایک تربیتی کورس کے ھوم ورک کے طور پر مرتب ہوئی ہے، ممکن ہے کہ کوئی روایت موضوع سے متعلق نہ ہو یا دیگر کوئی کمی در آئی ہو۔ بہر کیف تصنیف کے شائقین کی ایک محنت و کاوش ہے، اللہ کریم قبول فرمائے۔

نام کتاب	:اربعین عاداتِ مصطفےٰ ﷺ
مؤلف	:مولانا حکیم عظیم علی سیفی
صفحات	:27
اشاعت اوّل	:جولائی 2025ء (ویب ایڈیشن)
پیش کش	:ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

"ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل"

الحمد للہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہل سنّت کا واحد اور اوّلین آن لائن ادارہ ہے۔ یہ انسٹیٹیوٹ اب تک 102 اہم ترین تحقیقی کورسز کروا چکا ہے۔ ان کورسز کے مجموعی طور پر 140 سے زائد بیجز میں 16 ہزار کے قریب طلبہ، علما، محققین، ایم افل - پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہل قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

+92312-6392663

فہرس

اربعین عاداتِ مصطفٰے ﷺ

تعارف کتاب

ہر انسان کی زندگی کے بہت سارے پہلو ہوا کرتے ہیں اور ان پہلوؤں میں بعض اوقات وہ کامیاب وکامران اور بعض اوقات ناکام نظر آتا ہے زندگی میں آنے والا ہر واقعہ اپنی ایک چھاپ چھوڑ جاتا ہے جو دوسروں کے لیے یا تو سبق ہوتا ہے یا رہنمائی۔ کچھ انسان اللہ جل جلالہ نے ایسے تخلیق فرمائے ہیں جن کی زندگیاں انکے دور میں موجود اور بعد میں آنے والوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں کہ لوگوں کی زندگیوں کے بجھتے چراغ ان ہستیوں کی زندگیوں سے رہنمائی پاتے ہیں ان کم و بیش ایک لاکھ چالیس ہزار ہستیوں میں سے ایک اور ان ہستیوں کی آمد کے خاتم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ جن کی زندگی نہ صرف اس دور کے لوگوں کے لیے زندگی گزارنے کا بہترین مشعل راہ تھی بلکہ تا قیام قیامت اس دار فانی میں آنے والا ہر شخص رہنمائی حاصل کر سکتا ہے ایسی عالمگیر و بے مثال ہستی کی تعریف و توصیف یا سوانح حیات یعنی سیرت نگاری میں ہزارہا مصنفین نے اپنی زندگیاں ختم کی ہیں لیکن اس ہستی کی سیرت کے ایک باب کو ہی لے لیں تو وہ مزید گنجائش تحقیق و تحریر پیدا کرتا ہے

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

تیرے اوصاف کا ایک باب بھی مکمل نہ ہوا

ایک باپ کی شفقت دیکھنی ہو، اولاد کا والدین سے پیار دیکھنا ہو، رشتہ داروں سے رشتے نبھانے کا اسلوب دیکھنا ہو، استاد کا اپنے شاگردوں کو تعلیم و تربیت کا طریقہ کار دیکھنا ہو، یہ جاننا مقصود ہو کہ ایک بہترین حاکم کس طرح حکومت کرتا ہے، یہ معلوم کرنا ہو کہ بہترین جرنیل کیسا ہوتا ہے یہ بتانا ہو کہ اپنے دشمنوں پہ فتح پانے والا کس طرح مفتوح دشمن سے پیش آتا ہے الغرض زندگی کا کوئی معمہ ہو کوئی مسئلہ ہو اور رہنمائی مقصود ہو تو ایک ہی کامل و اکمل مکمل ذات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے باآسانی میسر ہے اور تا ابدی ہدایت کا آفتاب اپنی مکمل آب و تاب کے ساتھ روشن ہے اور اس دنیا میں موجود آخری انسان تک کی تعلیم و تربیت کے لیے روشن دلائل کے ساتھ واضح ہے اور لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ کا مصداق ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا کہ ایک ایک پہلو کے بیان میں زندگی ختم ہو سکتی ہے

ے احاطہ ہو نہیں سکتا کمالات محمد کا

سراپا وجود و ہستی و ذات محمد کا

قارئین کی آسانی اور رہنمائی کے لیے سیرت کا چالیس معمولات کو اجاگر کیا ہے تاکہ ان پہ عمل کرنے میں آسانی ہو اور یاد کرنا بھی آسان ہوں۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ کریم ہمیں اس پہ عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور عاجز سمیت تمام مسلم امہ کے لیے باعث بخشش و مغفرت اور ثواب بنائے آمین اس کتاب کا آغاز کرتے ہیں

1۔صلہ رحمی کرنے والے، ضعیفوں کے والی، غریبوں کے ماوی

حضور نبی اکرم مبارک ﷺ اعلان نبوت سے پہلے ہی بہت سارے ظاہری عیوب سے پاک تھے اور تجارت و معاملات زندگی سے فراغت پا کر غار حرا میں عبادت الٰہی کی خاطر جایا کرتے تھے۔ اللہ جل جلالہ کے حکم سے اعلان نبوت کا وقت ہوا تو حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے وحی کی شدت سے طبیعت میں اضطراب آیا اور آپ مبارک ﷺ اپنی زوجہ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور معاملات سے آگاہ فرمایا تو ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں

فَقَالَتْ خَدِيجَةُ : كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا ، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

صحیح البخاری، کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ، جلد اول

مفہوم:

"اللہ جل جلالہ کی قسم! آپ مبارک ﷺ کو اللہ جل جلالہ کبھی بھی تنہا نہ چھوڑے گا، آپ مبارک ﷺ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ مبارک ﷺ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ مبارک ﷺ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ مبارک ﷺ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں"

ایسے اوصاف حسنہ سے متصف کامل و اکمل بلکہ مکمل انسان جناب نبی اکرم مبارک ﷺ ہیں کہ آپ مبارک ﷺ کی رحمت نہ صرف انسانوں تک محدود ہوئی بلکہ ہر مخلوق کے بے کس و مجبور نے مدد کے لیے آپ مبارک ﷺ کی ہی رحمت میں پناہ چاہی ہے۔

2۔سب سے زیادہ سخاوت فرمانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ ، فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ .

رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ جواد (سخی) تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبریل آپ ﷺ سے ملتے بہت ہی زیادہ جود و کرم فرماتے۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملاقات کرتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے، غرض آنحضرت ﷺ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرمایا کرتے تھے۔

3۔رات کی نماز کی عادت

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے اور آخری حصے میں قیام فرماتے اور نماز

پڑھتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر دوبارہ آرام فرماتے پھر جب مؤذن اذان کہتا تو فوراً اُٹھ جاتے، اگر حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر (نماز فجر کے لئے) تشریف لے جاتے۔"

بخاری شریف کتاب الجمعہ / صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین

4۔وعظ کے لیے دن مقرر فرمانا

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا .

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمانے کے لیے کچھ دن مقرر کر دیئے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہم کبیدہ خاطر نہ ہو جائیں۔

عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا ، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا .

آپ نے فرمایا، آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ۔

Sahih Bukhari#69(کتاب علم کے بیان میں)

5۔ٹیک لگا کر نہ کھاتے

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔"

صحیح البخاری کتاب الاطعمہ / سنن ترمذی فی الشمائل

6۔بات سمجھانے کے لیے تین بار دہرانا

عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا .

جب آپ کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار لوٹاتے یہاں تک کہ خوب سمجھ لیا جاتا۔ اور جب کچھ لوگوں کے پاس آپ تشریف لاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے۔

7۔مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی بھی تربیت فرمانا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ ، فَقَالَتْ : امْرَأَةٌ وَاثْنَتَيْنِ ، فَقَالَ : وَاثْنَتَيْنِ

عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ (آپ ﷺ سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لیے (بھی) کوئی دن خاص فرمادیں۔ تو آپ ﷺ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمالیا۔ اس دن عورتوں سے آپ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) احکام سنائے جو کچھ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا اس میں

یہ بات بھی تھی کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین (لڑکے) آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا، اگر دو (بچے بھیج دے) آپ نے فرمایا ہاں! اور دو (کا بھی یہ حکم ہے)

8۔بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنا

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا ، يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

رسول کریم ﷺ جب (قضائے حاجت کے لیے) بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ (دعا) پڑھتے۔ اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جننیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

9۔پیدل چلتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ ، فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ ، فَقَالَ : ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا أَوْ نَحْوَهُ ، وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ ، فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ ، فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ

رسول کریم ﷺ (ایک مرتبہ) رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ (چلتے وقت) ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے قریب پہنچ گیا۔ (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ مجھے پتھر ڈھونڈھ دو، تاکہ میں ان سے

پاکی حاصل کروں، یا اسی جیسا (کوئی لفظ) فرمایا اور فرمایا کہ ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ چنانچہ میں اپنے دامن میں پتھر (بھر کر) آپ کے پاس لے گیا اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا، جب آپ (قضاء حاجت سے) فارغ ہوئے تو آپ نے پتھروں سے استنجاء کیا۔

10۔پانی سے استنجا فرمانا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ.

رسول کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے پاس پانی لاتا۔ آپ اس سے استنجاء فرماتے۔

11۔وضو اور غسل میں زیادہ پانی استعمال نہ فرمانا یعنی اسراف نہ کرنا

سَمِعْتُ أَنَسًا ، يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ .

رسول کریم ﷺ جب دھوتے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تو ایک صاع سے لے کر پانچ مد تک (پانی استعمال فرماتے تھے) اور جب وضو فرماتے تو ایک مد (پانی) سے۔

12۔ ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرمانا

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ، قُلْتُ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ ؟ قَالَ : يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

رسول کریم ﷺ ہر نماز کے لیے نیا وضو فرمایا کرتے تھے۔ میں نے کہا تم لوگ کس طرح کرتے تھے، کہنے لگے ہم میں سے ہر ایک کو اس کا وضو اس وقت تک کافی ہوتا، جب تک کوئی وضو توڑنے والی چیز پیش نہ آجاتی۔(یعنی پیشاب، پاخانہ، یا نیند وغیرہ)

13۔ ہر کام کی ابتدا دایاں ہاتھ سے کرنا

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

رسول اللہ ﷺ جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتداء کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

14۔ سو کر اٹھنے کے بعد مسواک کرنا

عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

رسول کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

15۔ غسل فرماتے وقت تین بار پانی بہانا

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ، ثُمَّ اغْتَسَلَ ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ .

رسول کریم ﷺ جنابت کا غسل کرتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز کی طرح وضو کرتے۔ پھر غسل کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں کا خلال کرتے اور جب یقین کر لیتے کہ جسم تر ہو گیا ہے۔ تو تین مرتبہ اس پر پانی بہاتے، پھر تمام بدن کا غسل کرتے۔

16۔ دوران اعتکاف خود غسل نہ فرمانا

ـ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

اور آپ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے۔ اس وقت آپ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہوتے اور میں حیض کی حالت میں ہونے کے باوجود آپ کا سر مبارک دھو دیتی۔

17۔ نماز کو وقت پر ادا فرمانا

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ ، وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ ، وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْجِعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ ،

وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ، ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ، وَقَالَ مُعَاذٌ : قَالَ شُعْبَةُ : لَقِيتُهُ مَرَّةً ، فَقَالَ : أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ .

نبی ﷺ صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب ہم اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان لیتے تھے۔ صبح کی نماز میں آنحضور ﷺ ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔ اور آپ ﷺ ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا۔ اور عصر کی نماز اس وقت کہ ہم مدینہ منورہ کی آخری حد تک (نماز پڑھنے کے بعد) جاتے لیکن سورج اب بھی تیز رہتا تھا۔ نماز مغرب کا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جو وقت بتایا تھا وہ مجھے یاد نہیں رہا۔ اور آنحضور ﷺ عشاء کی نماز کو تہائی رات تک دیر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، پھر ابو المنہال نے کہا کہ آدھی رات تک (مؤخر کرنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور معاذ نے کہا کہ شعبہ نے فرمایا کہ پھر میں دوبارہ ابو المنہال سے ملا تو انہوں نے فرمایا" یا تہائی رات تک۔"

18۔امت کے لیے آسانی پیدا کرنا

أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ، وَمَا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ ، وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا ، وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يُثَقِّلَ عَلَى أُمَّتِهِ ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ

اللہ کی قسم! جس نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے یہاں بلا لیا۔ آپ ﷺ نے عصر کے بعد کی دو رکعات کو کبھی ترک نہیں فرمایا، یہاں تک کہ آپ اللہ پاک سے جا ملے۔ اور آپ کو وفات سے پہلے نماز پڑھنے میں بڑی دشواری پیش آتی تھی۔ پھر اکثر آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اگرچہ نبی کریم ﷺ انہیں پوری پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے لیکن اس خوف سے کہ کہیں (صحابہ بھی پڑھنے لگیں اور اس طرح) امت کو گراں باری ہو، انہیں آپ ﷺ مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کو اپنی امت کا ہلکا رکھنا پسند تھا۔

19۔ چار رکعات والی نمازوں میں پہلی دو رکعات لمبی اور آخری دو رکعات مختصر فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ

نبی اکرم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھتے تھے، ان میں بھی قرأت کرتے تھے لیکن آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتے تھے کبھی کبھی ہم کو بھی کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے۔ عصر میں آپ ﷺ سورۃ فاتحہ اور سورتیں پڑھتے تھے، اس کی بھی پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھتے۔ اسی طرح صبح کی نماز کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری ہلکی

20۔ تکبیر اور قرات کے درمیان دعا پڑھنا

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً، قَالَ: أَحْسِبُهُ، قَالَ: هُنَيَّةً، فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ، قَالَ: أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ ابو زرعہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں کہا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں ۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے بیچ میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ

نبی کریم ﷺ سجدہ اور رکوع میں اکثر یہ پڑھا کرتے تھے۔ « سبحانك اللهم ربنا وبحمدك، اللهم اغفرلي » (اس دعا کو پڑھ کر) آپ قرآن کے حکم پر عمل کرتے تھے۔

21۔ظہر اور عصر میں خفی قرات کرنا اور صحابہ کرام کا دیکھنا

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قُلْتُ لِخَبَّابٍ : أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْنَا : مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ ؟ قَالَ : بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! ہم نے پوچھا کہ آپ کو معلوم کس طرح ہوتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک کے ہلنے سے۔

22۔نماز کے ہر رکن سے پہلے تکبیر کہنا

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ، ثُمَّ يَقُولُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ : عَنْ اللَّيْثِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ

انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بتلایا کہ آنحضرت ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع کرتے تب بھی تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو « سمع اللہ لمن حمدہ » کہتے اور کھڑے ہی کھڑے « ربنا لک الحمد » کہتے۔ پھر اللہ اکبر کہتے

ہوئے (سجدہ کے لیے) جھکتے، پھر جب سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب (دوسرے) سجدہ کے لیے جھکتے تب تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب بھی تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز پوری کر لیتے تھے۔ قعدہ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے۔ (اس حدیث میں) عبداللہ بن صالح نے لیث کے واسطے سے (بجائے «ربنا لک الحمد» کے) «ربنا ولک الحمد» نقل کیا ہے۔ («ربنا لک الحمد» کہے یا «ربنا ولک الحمد» واؤ کے ساتھ ہر دو طریقہ سے درست ہے)

24۔ نماز پڑھنے کے بعد چہرہ اقدس صحابہ کی طرف فرمانا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

نبی کریم ﷺ جب نماز (فرض) پڑھا چکتے تو ہماری طرف منہ کرتے۔

25۔ جمعہ کی فجر میں مخصوص تلاوت فرمانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الم { 1 } تَنْزِيلُ سورة السجدة آية 1-0 السَّجْدَةَ وَ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ سورة الإنسان آية 1 .

نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں «الم تنزیل» اور «ھل اتی علی الانسان» پڑھا کرتے تھے۔

26۔ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمانا اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ، ثُمَّ يَقْعُدُ ، ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ. نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے جیسے تم لوگ بھی آج کل کرتے ہو۔

27۔ نماز عید الفطر سے پہلے کھجوریں تناول فرمانا

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ ، وَقَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَسٌ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا .

رسول کریم ﷺ عید الفطر کے دن نہ نکلتے جب تک کہ آپ ﷺ چند کھجوریں نہ کھا لیتے اور مرجی بن رجاء نے کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے، پھر یہی حدیث بیان کی کہ آپ طاق عدد کھجوریں کھاتے تھے۔

28۔ عیدین پر پہلے نماز پڑھانا اور بعد میں خطبہ دینا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى ، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ

نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحی کے دن (مدینہ کے باہر) عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپ نماز پڑھاتے، نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے ۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے، آپ ﷺ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے، اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ اگر جہاد کے لیے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کو الگ کرتے۔ کسی اور بات کا حکم دینا ہوتا تو وہ حکم دیتے۔ اس کے بعد شہر کو واپس تشریف لاتے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے

29۔ عیدین کی نماز کے لیے جاتے وقت برچھا آگے لے جایا جانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ ، وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

نبی کریم ﷺ عید گاہ جاتے تو برچھا (ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) آپ ﷺ کے آگے آگے لے جایا جاتا تھا پھر یہ عید گاہ میں آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور آپ ﷺ اس کی آڑ میں نماز پڑھتے۔

30۔ عید گاہ میں ہی قربانی فرمانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى

نبی کریم ﷺ عید گاہ ہی میں نحر اور ذبح کیا کرتے۔

31۔ عید کی نماز کے لیے راستہ بدل کر تشریف لے جانا

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ ،

نبی کریم ﷺ عید کے دن ایک راستہ سے جاتے پھر دوسرا راستہ بدل کر آتے۔

32۔ عید کے دن عید کی نماز کے علاوہ کوئی نفل ادا نہ فرمانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ

نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن نکلے اور (عید گاہ) میں دو رکعت نماز عید پڑھی۔ آپ ﷺ نے نہ اس سے پہلے نفل نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

33۔ نماز تہجد ادا فرمانا

أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ تَعْنِي بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ .

رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں (وتر اور تہجد کی) پڑھتے تھے، آپ ﷺ کی یہی نماز تھی۔ مراد ان کی رات کی نماز تھی۔ آپ کا سجدہ ان رکعتوں میں اتنا لمبا ہوتا تھا کہ سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی شخص بھی پچاس آیتیں پڑھ سکتا اور فجر کی نماز فرض سے پہلے آپ سنت دو رکعتیں پڑھتے تھے اس کے بعد (ذرا دیر) داہنے پہلو پر لیٹ رہتے یہاں تک کہ مؤذن بلانے کے لیے آپ کے پاس آتا۔

34۔ سفر میں نوافل سواری پر ادا فرمالینا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

نبی کریم ﷺ سفر میں اپنی سواری ہی پر رات کی نماز اشاروں سے پڑھ لیتے تھے خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو جاتا آپ ﷺ اشاروں سے پڑھتے رہتے مگر فرائض اس طرح نہیں پڑھتے تھے اور وتر اپنی اونٹنی پر پڑھ لیتے۔

35۔ چاشت کی چھ رکعات ادا فرماتے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز چھ رکعتیں پڑھتے تھے۔

سنن ترمذی فی الشمائل

36۔دعا فرماتے وقت ہاتھوں کا زیادہ بلند فرمانا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

نبی کریم ﷺ دعائے استسقاء کے سوا اور کسی دعا کے لیے ہاتھ (زیادہ) نہیں اٹھاتے تھے اور استسقاء میں ہاتھ اتنا اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔

37۔امت کی آسانی کے لیے اپنے رب سے دعا فرمانا

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَايْمُ اللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَكَشَطَتِ الْمَدِينَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَلَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً ، فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ

رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں لوگوں نے کھڑے ہو کر غل مچایا، کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! بارش کے نام بوند بھی نہیں درخت سرخ ہو چکے (یعنی تمام پتے

خشک ہو گئے) اور جانور تباہ ہو رہے ہیں، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیر اب کرے ۔ آپ نے دعا کی اے اللہ! ہمیں سیر اب کر۔ دو مرتبہ آپ نے اس طرح کہا، قسم خدا کی اس وقت آسمان پر بادل کہیں دور دور نظر نہیں آتا تھا لیکن دعا کے بعد اچانک ایک بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی۔ آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بارش ہو رہی تھی اور دوسرے جمعہ تک بارش برابر ہوتی رہی پھر جب حضور اکرم ﷺ دوسرے جمعہ میں خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے بتایا کہ مکانات منہدم ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش بند کر دے۔ اس پر نبی کریم ﷺ مسکرائے اور دعا کی اے اللہ! ہمارے اطراف میں اب بارش برسا، مدینہ میں اس کا سلسلہ بند کر۔ آپ ﷺ کی دعا سے مدینہ سے بادل چھٹ گئے اور بارش ہمارے ارد گرد ہونے لگی۔ اس شان سے کہ اب مدینہ میں ایک بوند بھی نہ پڑتی تھی میں نے مدینہ کو دیکھا ابر تاج کی طرح گرداگرد تھا اور مدینہ اس کے بیچ میں۔

38۔بارش ہوتے وقت خیر و برکت کی دعا کرنا

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ،

رسول اللہ ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ! نفع بخشنے والی بارش برسا۔

39۔خوف الٰہی کا اظہار فرمانا

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا ، يَقُولُ :كَانَتْ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ

إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب تیز ہوا چلتی تو حضور اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر ڈر محسوس ہوتا تھا۔

40۔ گہن کے وقت عبادت الٰہی کی طرف رجوع فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ قَالَ:لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ، ثُمَّ جَلَسَ ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ،قَالَ : وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا

جب نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو اعلان ہوا کہ نماز ہونے والی ہے (اس نماز میں) نبی کریم ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے اور پھر دوسری رکعت میں بھی دو رکوع کئے، اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھے رہے (قعدہ میں) یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ عبد اللہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اس سے زیادہ لمبا سجدہ اور کبھی نہیں کیا

41۔ چھینک آنے پر منہ ڈھانپنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے، اور اپنی آواز کو پست کرتے

سنن ترمذی کتاب الاستیذان والادب، باب مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

42۔ تہجد کی دعا

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا , قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ , قَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ ، وَلَكَ الحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ الحَقُّ ، وَوَعْدُكَ الحَقُّ ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ , وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ , وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ ، أَنْتَ المُقَدِّمُ وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَوْ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ ، قَالَ سُفْيَانُ : وَزَادَ عَبْدُ الكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

رسول اللہ ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔(جس کا ترجمہ یہ ہے)"اے میرے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے، تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لیے مناسب ہے۔ آسمان اور زمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیرے ہی لیے ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا، تیری ملاقات سچی، تیرا فرمان سچا ہے، جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، انبیاء سچے ہیں۔ محمد ﷺ سچے ہیں اور قیامت کا ہونا سچ ہے۔ اے میرے اللہ! میں تیرا ہی فرمان بردار ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں،

تجھی پر بھروسہ ہے، تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیرے ہی عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں۔ پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما، خواہ وہ ظاہر ہوئی ہوں یا پوشیدہ۔ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے۔ یا (یہ کہا کہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔ ابو سفیان نے بیان کیا کہ عبد الکریم ابو امیہ نے اس دعا میں یہ زیادتی کی ہے (لا حول ولا قوۃ اِلا باللہ)

ھادی

ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

تحقیقی و تصنیفی کورسز سے مطلع رہنے کے لیے

HADI لکھ کر واٹس اپ کیجیے۔

پاکستان: +92312-6392663

یوکے و دیگر: +447466108247